مختلف مواقع پر لکھے جانے کی وجہ سے اگرچہ ان مقالات میں بعض مباحث کی تکرار ہے (مثلاً امت کی وسطیت، مکہ کی مرکزیت، تعلیماتِ نبوی میں اعتدال و توازن کا تذکرہ کئی مقامات پر ہے) لیکن تذکیر کے پہلو سے اس تکرار کو گوارا کیا جا سکتا ہے۔

مؤلف محترم نے ان مقالات میں مفسرین کے اقوال، احادیثِ نبوی اور آثار سے استدلال کیا ہے۔ کتابی صورت میں ان کی اشاعت کے وقت ان کے حوالوں کا بھی اہتمام ہوتا تو بہتر تھا۔ مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام کی مطبوعات کا، کتابت و طباعت کے لحاظ سے جو معیار ہوتا ہے، یہ کتاب اس سے فروتر ہے۔ پروف کی بہت سی غلطیاں ہیں۔ شخصیات، کتب وغیرہ کے نام کچھ سے کچھ ہو گئے ہیں مثلاً ابن ابی اصبعہ ص۱۱۹ (اصیبعہ) یاروے ص۱۲۱ (ہاروے) ذلیقوریدس ص۹۶ (دلیسقوریدس) ضلع کتف ص۱۲۰ (خلع) وغیرہ۔ ابن الہیثم کی کتاب کا نام البصریات ص۹۵ نہیں بلکہ المناظر ہے۔ اسی طرح مفسر طبری کا نام احمد بن جعفر ص۲ نہیں بلکہ محمد بن جعفر ہے۔

یہ کتاب امتِ مسلمہ کو اس کی عظمت رفتہ ہی سے باخبر نہیں کرتی بلکہ زوال پذیر حال کا آئینہ اور مستقبل میں بامِ عروج پر پہنچنے کی راہ بھی دکھاتی ہے۔ امید ہے، باشعور اور اصلاحِ امت کے لیے سرگرم عمل طبقہ میں اسے پذیرائی حاصل ہوگی۔ (م۔ ر۔ ن)

قرونِ وسطیٰ کے مسلمانوں کے سائنسی کارنامے ڈاکٹر غلام قادر لون

ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی صفحات: ۲۵۶ سن ۱۹۹۹ء قیمت ۱۳۰/- مجلد =/۷۰

موجودہ دور سائنس کا دور ہے، چاروں طرف سائنس ہی کا چرچا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، اوپر نیچے انسان، سائنس اور اس کی ایجادات کی حکمرانی ہے۔ چاند پر قدم رکھنے کے بعد وہ زہرہ اور مریخ پر اپنی کمند ڈالنے کی سوچ رہا ہے، بجلی کی ایجاد سے وہ زندگی کی ہر آسائش سے لطف اندوز ہو رہا ہے، اپنے دفاع کے لیے بم، ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم جیسے نیوکلیائی ہتھیار بنا چکا ہے، مختلف بیماریوں کے علاج معالجہ کے میدان میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کر لی ہیں۔ غرض کہ نئی نئی ایجادات سامنے آ رہی ہیں اور اکتشافات میں

روز افزوں ترقی ہورہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان ایجادات و ترقیات میں اس قوم کا کیا حصہ ہے جس کو مسلمان کہا جاتا ہے؟ اس میدان میں اس کا کچھ قابلِ ذکر کارنامہ ہے یا اس کا دامن یکسر خالی ہے؟ اور اگر اس کا کچھ کارنامہ ہے تو وہ کیا ہے اور اس کی کیا قدر و قیمت ہے؟ زیرِ تبصرہ کتاب انہی سوالات کا تفصیلی جواب دیتی ہے۔

مصنف نے کتاب کو گیارہ ابواب میں تقسیم کیا ہے جو سائنس کے ایک ایک موضوع پر مشتمل ہے، جیسے، جغرافیہ، معدنیات، نباتات، حیوانیات، علم الکیمیا، طبیعیات، فلکیات، ریاضیات، طب اور فلسفہ۔ اس ذیل میں مصنف نے نہ صرف مسلم سائنس دانوں کے کارناموں اور ان کی تصنیفی خدمات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے بلکہ ہر سائنس داں کے کارناموں کی اصل قدر و قیمت بھی متعیّن کی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ علمائے اسلام نے سائنس کو جسے آج مغربی اقوام اپنا ورثہ قرار دیتی ہیں، کس طرح مرحلہ وار بامِ عروج تک پہونچایا۔

موجودہ دور کی سائنس سے مسلمانوں اور عالمِ اسلام نے کس حد تک استفادہ کیا ہے اور اس کے ان پر کیا احسانات ہیں۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ سائنسی علوم کے سلسلے میں آج خود مسلمان احساسِ کمتری کا شکار ہیں۔ خاص کر نئی نسل جو عصری اداروں میں زیرِ تعلیم ہے، اسے یہ احساس ہمیشہ کچوکے لگاتا رہتا ہے کہ اس کے اسلاف کا دامن سائنسی کارناموں سے کیوں خالی ہے؟ ان میں کوئی گلیلیو، نیوٹن اور آئن اسٹائن کیوں نہیں پیدا ہوا؟ مصنف نے کتاب میں مسلم سائنس دانوں کے عظیم کارناموں کو بیان کرکے مسلمانوں کو احساسِ کمتری کے دل دل سے نکالنے کی نہ صرف کامیاب کوشش کی ہے بلکہ ان لوگوں کا منہ توڑ جواب بھی دیا ہے جو مسلمانوں کو محض عیش و عشرت کا دلدادہ، ذہنی عیاش اور جہل مرکب سمجھتے اور کہتے ہیں۔

"قرونِ وسطیٰ میں مسلمانوں نے عظیم سائنسی کارنامے انجام دیے ہیں" یہ اپنے منہ میاں مٹھو بننے والی بات نہیں ہے بلکہ اس پر غیروں کی شہادتیں موجود ہیں۔ بہت سے مغربی سائنس دانوں نے مسلمانوں کے کارناموں کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے۔ مصنف نے جابجا ان کے اقوال نقل کرکے اپنوں اور غیروں کو مطمئن کرنے کی بہترین سعی کی ہے۔ الفضل ما شھدت بہ الاعداء۔

ایک کہاوت ہے "چوری اور سینہ زوری" یہ کہاوت مغرب، کے ان سائنس دانوں پر پوری طرح صادق آتی ہے جنھوں نے مسلم سائنس دانوں کے بہت سے کارناموں کو اپنی طرف منسوب کرلیا ہے اور الٹے مسلمانوں کو تجرباتی علوم اور سائنس سے بے بہرہ قرار دیا ہے۔ مصنف نے اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھایا ہے اور بتایا ہے کہ بہت سی ایجادات جو اہلِ مغرب اپنی طرف منسوب کرتے ہیں وہ دراصل مسلمانوں کے کارنامے ہیں جن کا اعتراف بعض اہل مغرب نے بھی کیا ہے۔

یہ کتاب اگرچہ اپنی مشمولات اور افادیت کے اعتبار سے جامع اور مکمل ہے مگر بعض پہلوؤں سے تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اس میں جن مغربی علماء کے اقوال بطور تائید نقل کیے گئے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خود ان کی علمی حیثیت کیا ہے؟ مناسب ہوتا کہ کتاب کے شروع یا آخر میں ان کے بارے میں ایک تعارفی مضمون شامل کرلیا جاتا۔

سائنس کے تعلق سے سائنسی نظریات کی کافی اہمیت ہے۔ موجودہ دور میں سائنسی دریافتوں کی روشنی میں بڑے بڑے نظریے وضع کیے گئے جن سے عام زندگی میں گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ مثال کے طور پر نظریہ عظیم دھماکہ (Big Bang) اور نظریۂ ارتقاء سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ خدا کا کوئی وجود نہیں ہے جبکہ بعض مسلم سائنس دانوں نے بھی ابتدائی شکل میں یہ نظریے پیش کیے تھے لیکن انھوں نے ان سے خدا کے عدم وجود پر کوئی استدلال نہیں کیا تھا۔ اس سے نہ صرف ان کے ایک مخصوص سائنسی رویہ کا پتا چلتا ہے بلکہ ان کی مستقبل بینی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ گردشِ زمانہ نے موجودہ دور میں بہت سے نظریات کو باطل قرار دے دیا ہے جن کو کچھ عرصہ قبل تک ایک مسلّمہ حقیقت سمجھا جا رہا تھا۔ ضرورت تھی کہ اس پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی جاتی۔

موجودہ دور میں علم فلکیات کے حوالے سے زمین کے علاوہ دوسرے سیاروں اور ستاروں پر زندگی تلاش کی جا رہی ہے۔ اس بارے میں مسلم سائنس دانوں کی کیا تحقیقات ہیں خصوصاً علم الٰہیات کے حوالے سے انھوں نے کیا نظریات پیش کیے ہیں۔ اس بارے میں بھی تھوڑی بہت وضاحت کی ضرورت تھی۔

بہر حال کتاب اس لائق ہے کہ اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کی سائنسی نشأۃ ثانیہ کے لیے اس کا مطالعہ مہمیز کا کام دے سکتا ہے۔

(محمد جرجیس کریمی)

مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ

مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی نے اپنی اردو اور انگریزی مطبوعات کے علاوہ دیگر اہم مکتبوں کی بلند پایہ علمی و دینی کتب کی فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ تفسیر، حدیث، سیرت اور تاریخ اسلام سے متعلق چند اہم کتب کی فہرست دی جا رہی ہے۔ ان کے علاوہ دیگر کتب بھی یہاں سے فراہم کی جا سکتی ہیں۔ منیجر

فی ظلال القرآن دوم	۱۲۵/-	تدوین حدیث (مولانا مناظر احسن گیلانی)	۱۱۰/-
" سوم	۱۶۰/-	تاریخ الخلفاء (امام سیوطی)	۷۵/-
" پارہ عم	۹۰/-	مقدمہ ابن خلدون ۲ جلدیں	۱۵۰/-
تفہیم القرآن مکمل ۶ جلدیں	۷۰۰/-	سیرت النبی (ابن ہشام) ۲ جلدیں	۲۲۵/-
تلخیص تفہیم القرآن	۱۷۵/-	رحمۃ للعالمین	۱۴۰/-
ترجمۂ قرآن (مختصر حواشی)	۱۲۵/-	سیرت سرور عالم مولانا مودودیؒ اول دوم	۱۹۵/-
تفسیر ابن کثیر مکمل	۵۲۵/-	الفاروق	۳۰/-
بخاری شریف مکمل (مترجم)	۵۸۵/-	حیات ابوحنیفہ (ابوزہرہ مصری)	۸۵/-
مسلم شریف "	۵۰۰/-	رسول رحمت (ابوالکلام آزاد)	۱۲۵/-
تفسیر ماجدی اول	۳۰۰/-	انبیاء کرام "	۴۰/-
ابوداؤد شریف ۳ جلدیں	۳۴۰/-	محمد رسول اللہ (توفیق الحکیم)	۵۰/-
تذکرہ علماء بہار	۱۵۰/	تاریخ افکار و علوم اسلامی اول و دوم	۷۰/-
سنن نسائی	۲۲۵/-	سیرت النبی (علامہ شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی) مکمل	۶۰۰/-

پان والی کوٹھی، دودھپور علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲